عدل

قسط نمبر ۳

قوله تعالیٰ: ان الله يامر بالعدل والاحسان وايتاء ذى القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغى يعظكم لعلكم تذكرون۔ (النحل)

عدل کا تیسرا مفہوم ہے کہ انسان اپنے نفس اور تمام مخلوقات کے درمیان عدل و انصاف کرے۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ تمام مخلوقات کے ساتھ خیرخواہی اور ہمدردی کا معاملہ اور کسی ادنیٰ اور اعلیٰ معاملہ میں کسی سے خیانت نہ کرے، سب لوگوں کیلئے اپنے نفس سے انصاف کا مطالبہ کرے کسی انسان کو اس کے کسی قول وفعل سے ظاہراً یا باطناً کوئی ایذاء اور تکالیف نہ پہونچے۔

اسی طرح ایک عدل یہ ہے کہ جب دو فریق اپنے کسی معاملہ کا محاکمہ اس کے پاس لائیں تو فیصلہ میں کسی کی طرف میلان کے بغیر حق کے مطابق فیصلہ کرے۔

اور ایک عدل یہ بھی ہے کہ ہر معاملہ میں افراط وتفریط کو ترک کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرے۔ ابوعبداللہ رازیؒ نے یہی معنیٰ اختیار کرکے فرمایا، کہ لفظ عدل میں عقیدہ کا اعتدال، عمل کا اعتدال، اخلاق کا اعتدال سب شامل ہیں۔

امام قرطبیؒ نے عدل کے مفہوم میں اس تفصیل کا ذکر کرکے فرمایا کہ یہ تفصیل بہت بہتر ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ آیت کا صرف ''لفظ عدل'' تمام اعمال واخلاق حسنہ کی پابندی اور برے اعمال واخلاق سے اجتناب کو حاوی اور جامع ہے۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے: (معارف القرآن ج ۵)

حقیقت یہ ہے کہ اگر آج ہم اسلام کے نظام عدل کو اس کی اصل صورت اور اس کے تمام تقاضوں کے ساتھ نافذ کردیں تو سسکتی تڑپتی انسانیت خود بخود اسلام کے دامن میں آجائے۔ عوام الناس عدالتی گورکھ دھندوں اور حکمرانوں اور وڈیروں کے ظلم وستم سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ علماء حق کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مظلوم انسانیت کے سامنے قرآن کریم کی انقلابی تعلیمات کو پیش کریں، اور انہیں قرآن حکیم کے مطالعہ کی دعوت دیں، قرآن کریم نے انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے جو عادلانہ نظام پیش کیا ہے اور جس قدر زندگی کے تمام شعبوں میں عدل کے متعلق تفصیلات پیش کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ ہمیں زندگی کے ہر پہلو میں عدل وانصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

گناهوں سے مغفرت اور درجات کی بلندی کے اسباب

عن ابى هريرة رضى الله عنه۔ قال قال رسول الله ﷺ: الا ادلكم على ما يمحوالله به الخطايا ويرفع به الدرجات؟ قالوا بلىٰ يا رسول الله ﷺ، قال اسباغ الوضوء على المكاره، وكثرة الخطا الى المسجد، وانتظار الصلوٰة بعد الصلوٰة فذالكم الرباط۔ (رواه المسلم، كتاب الطهارة)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے اعمال نہ بتاؤں جن کے کرنے سے اللہ گناہ مٹا دے اور درجے بلند فرما دے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ ضرور کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا مشقت اور ناگواری کے باوجود مکمل طریقے سے وضوء کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چل کر آنا (دور سے آنا) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہ (اجروثواب میں) سرحد پر مورچہ زن رہنے کی طرح ہی ہے۔

قارئین کرام! رباط، سرحد پر مورچہ زن رہ کر سرحدوں کی حفاظت کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی یہ جہاد کا مسلسل عمل ہے۔ اعمال صالحہ اور عبادت پر مواظبت (ہمیشگی) کو رباط کے ساتھ تشبیہہ دی گئی ہے۔ مشقت اور ناگواری کے باوجود مثلاً سخت سردی میں تمام اعضاء کا دھونا نہایت گراں ہوتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان اللہ کی رضاء کیلئے ایسا کرتا ہے۔ اسلئے اسکا اجر بھی بقدر مشقت زیادہ ہوگا۔ اسی طرح مسجد کا قرب بھی اگرچہ بعض اعتبار سے نہایت مفید ہے۔ لیکن گھر کا مسجد سے دور ہونا اس لحاظ سے بہتر ہے کہ جتنے قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے۔ اتنا ہی اجروثواب اس کو زیادہ ملے گا۔ اس فضیلت سے، قریب رہنے والے محروم رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ایسے اعمال کی توفیق عطا فرمائے جن سے، ہمارے گناہ معاف ہو جائیں اور درجات کی بلندی ہو۔ آمین